52875 ـ كيا وتر كى نماز رات كى نماز سے مختلف ہے ؟

سوال

كيا نماز وتر اور رات كى نماز ميں كوئى فرق ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

نماز وتر رات كى نماز ميں ہى شامل ہوتى ہے، ليكن اس كے باوجود ان دونوں ميں فرق ہے:

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" نماز وتر رات كى نماز ميں سے ہے، اور يہ سنت اور رات كى نماز كا اختتام ہے، رات كے آخر يا درميان يا عشاء كى نماز كے بعد رات كے شروع ميں ايك ركعت وتر كى ادائيگى سے رات كى نماز كا اختتام كيا جاتا ہے، رات كو اس كے ليے جتنى نماز ميسر ہو ادا كرے اور ايك پھر ايك ركعت ادا كر كے اس كا اختتام كرے" انتہى

ديكھيں: فتاوى ابن باز (11/ 309).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" قولى اور فعلى سنت نے رات كى نماز اور وتر ميں فرق كيا ہے، اور اسى طرح اہل علم نے بھى اس كى كيفيت اور حكم ميں فرق كيا ہے:

ان دونوں نمازوں ميں قولى سنت كى تفريق:

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ميں ہے كہ ايك شخص نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے رات كى نماز كى كيفيت كے متعلق دريافت كيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" دو دو ہے، اور جب آپ كو صبح كا خدشہ ہو تو ايك وتر ادا كر لو"

صحيح بخارى ديكھيں فتح البارى (3 / 20).

ان دونوں نمازوں کے مابین فعلی سنت کی تفریق:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے اور میں ان بستر پر لیٹی ہوتی تھی اور جب وہ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے بیدار کر کے وتر ادا کرتے"

صحیح بخاری دیکھیں: فتح الباری (2 / 487).

اور مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کي ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز ادا کرتے اور میں ان کے سامنے لیٹی ہوتی تھی، اور جب وتر باقی رہ جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بیدار کر کے وتر ادا کرتے"

صحیح مسلم (1 / 51).

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہی مسلم رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا کرتے جن میں پانچ وتر ہوتے ان وتروں میں صرف آخری رکعت میں بیٹھتے تھے"

صحیح مسلم (1 / 508).

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہی سے مروی ہے جب سعد بن ہشام بن عامر نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں:

" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت ادا کرتے ان میں سے صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتےاور اللہ سے دعا کر کے بغیر سلام پھیرے اٹھ جاتے اور پھر نویں رکعت کر کے بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتے اور اللہ تعالی سے دعا کر کے سلام پھیرتے اور یہ سلام ہمیں سناتے تھے"

صحیح مسلم (1 / 513).

اور رات کی نماز اور وتر میں علماء کرام نے جو فرق کیا ہے وہ یہ ہے:

علماء کرام وتر کے وجوب میں اختلاف کرتے ہیں:

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اسے واجب قرار دیتے ہیں، اور امام احمد سے بھی یہ ایك روایت ہے جو " الانصاف " اور " الفروع" میں مذکور ہے، امام احمد کہتے ہیں: جس نے جان بوجھ کر وتر ترك كیا وہ برا آدمی ہے، اور اس کی گواہی قبول نہیں کرنی چاہیے.

اور مشہور مذہب یہ ہے کہ وتر سنت ہے، اور امام مالك اور امام شافعی رحمہم اللہ کا مذہب یہی ہے.

لیکن رات کی نماز میں کوئی اختلاف نہیں، فتح الباری میں ہے:

" بعض تابعین کے کسی سے بھی اس کے وجوب میں کوئی قول منقول نہیں ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض تابعین نے بطور شاذ قیام اللیل کو واجب قرار دیا ہے، چاہے بکری کا دودھ نکالنے کی مدت جتنا ہی قیام کیا جائے اور علماء کی جماعت کا مسلك ہے کہ یہ مندوب ہے" انتہی

دیکھیں: فتح الباری (3 / 27).

اور علماء کرام نے رات کی نماز اور وتر کی کیفیت میں بھی فرق کیا ہے:

ہمارے حنبلی فقھاء نے ان دونوں کے مابین صراحتا فرق بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

رات کی نماز دو دو ہے، اور وتر میں ان کا کہنا ہے کہ: اگر وہ پانچ، یا سات وتر ادا کرے تو صرف اس کی آخری رکعت میں بیٹھے گا، اور اگر وہ نو وتر اکٹھے ادا کرے تو وہ آٹھویں رکعت میں تشھد بیٹھے اور پھر سلام سے قبل اٹھ کر نویں رکعت ادا کر کے تشھد میں بیٹھ کر سلام پھیرے گا، اور صاحب " المستقنع" نے بھی یہی کہا ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (13 / 262 - 264).

تو اس سے یہ علم ہوا کہ نماز وتر رات کی نماز میں سے ہے، لیکن اس میں اور رات کی نماز میں کچھ فرق ہیں: جن میں وتروں کی کیفیت میں بھی فرق ہے.

واللہ اعلم .